Novel Hi Novel & Online Web Channel

عنوان	فقط فرست کے لمحوں میں
لکھاری	سمانہ زیدی
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

فقط فرست کے لمحوں میں

سمانہ زیدی کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

گھپ اندھیرے میں اس نے آنکھوں کو مسل کر دیکھنے کی کوشش کی مگر دیکھ نہیں پا رہی تھی وہ دماغ پر زور ڈال کر یاد کرنے کی کوشش کرتی رہی مگر اندھیرے اور غنودگی نے اسے ایک بار پھر غافل کر دیا تھا۔ دروازے سے روشنی کی کرن نے ایک بار پھر اسے بیدار کرنے کی کوشش کی مگر نا معلوم کون سی دوا بے ہوش کرنے کے لیے استعمال کی گئی تھی کہ دماغ گم تھا۔ روشنی کی کرن کے ساتھ دروازہ کھلنے کو اس نے محسوس کیا تھا مگر آنکھیں بھاری ہونے کی وجہ سے وہ کھول نہیں پا رہی تھی۔ کمال ہے نشے کی بھاری ڈوز لینے والی کے اعصاب تو مظبوط ہونے چاہیے یہ دو دن سے ہوش میں نہیں آ رہی اس نے سوچا مگر جو بھی تھا وہ اس کے ساتھ ہر گز بھی نرمی سے پیش آنا نہیں چاہتا تھا۔ اے لڑکی اٹھو اس نے لڑکی کی پلکوں کی جنبش کو محسوس کیا اور اپنے مخصوص انداز میں ڈھاڑا۔ پلکوں کو اس نے بس مشکل کھول کر سامنے والے کو دیکھا تھا۔

دیکھو لڑکی میرے ساتھ زیادہ ہوشیاری دکھانے کی ضرورت نہیں بند کرو یہ بے ہوشی کا ڈرامہ۔ ہانی نام ہے نا تمہادا اس نے لڑکی کو گھورا۔ روشن آنکھیں گلابی رنگت کندھوں سے نیچے تک آتے لیز میں کٹنگ ہوئے بال شاید اس نے کچھ عرصہ پہلے کوئی ہیر ٹریٹمنٹ لی ہو گی بالوں کی شائن سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ کالے لمبے کرتے کے ساتھ ٹائیٹس پہنی ہوئی

تھی ڈوبٹے کے بغیر اسی کا نازک سراپا سامنے تھا بلاشبہ وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی مگر حازم حسن کے پاس دل نہیں تھا اور جس حالت میں وہ اسے ملی تھی ایسے لوگوں کے ساتھ تو وہ انتہائی بے رحم تھا۔

مس ہانی اگر آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں گی تو آپ کے لیے بہتر ہو گا یہ بے ہوشی کے ڈرامے سے آپ کی جان بچنے والی نہیں ہے میں آپ کا ناشتہ بھجواتا ہو اس کے بعد آپ سے بات کی جائے گی وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا۔ یہ اس کا اصول تھا وہ جرم ثابت ہونے تک مجرم کو پرائیویٹ قید میں رکھتا تھا مگر وہاں بھی اس کے رویے سے سب کی جان نکلتی تھی۔ وہ کام کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرتا تھا۔ کمرے سے نکلتے ہی اس نے پہرے دار کو ہانی کو ناشتہ دینے کا کہا اور ناشتہ کے بعد اسے بلایا جائے ہدایات دیتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے چائے منگوائی۔ اور اس لڑکی کی پروفائل دیکھنے لگا اس ڈیٹے کے مطابق اس کا نام ہانی تھا وہ بی ایس انگلش کی سٹوڈنٹ تھی۔ کینٹ کے قریب کالونی میں اپنے بھائی بھابھی کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کا بھائی اور بھابھی ملٹی نیشنل میں انجینئر تھے اور بھابھی سے اس کے بھائی نے لو میرج کی تھی۔ ان کے دو بیٹے تھے بظاہر تو سب ٹھیک تھا مگر جس حالت اور جگہ سے وہ پکڑی گئی تھی حازم کے مطابق وہ

ایک بگڑی ہوئی لڑکی تھی جو شاید کسی بڑے گروہ سے تعلق رکھتی تھی۔وہ ڈوپٹے کے بغیر نائٹ کلب سے نشے کی حالت میں ایک لڑکے کے کمرے سے ملی تھی لڑکے کے مطابق وہ اس کی گرل فرینڈ تھی اور وہ اکثر ساتھ ہوتے تھے۔لڑکے کے گھر والوں سے اس نے رابطہ کیا تھا جو کے شہر کی مشہور بزنس انڈسٹری کے اونر کا بیٹا تھا اس کو رہا کر دیا گیا تھا۔لڑکی کی بے ہوشی کی وجہ سے نا تو اس کے گھر والوں سے رابطہ ہوا اور نا ہی اس کے گھر بھیجنے پر کوئی گھر میں ملا اس کے بھائی بھابھی کمپنی کی طرف سے فارن گیے ہوئے تھے۔

سر میں نے لڑکی کو ناشتہ کروا دیا ہے اندر آتے ہوئے پروین نے بتایا۔اچھا میں آتا ہوں اس نے فائلیں بند کئیں اور کمرے کی طرف بڑھا اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر لڑکی پر گئیں جو اب پہلے سے بہتر لگ رہی تھی اور کمرے کا جائزہ لے رہی تھی اس کے داخل ہوتے ہی اس پر نظر ٹھہر گئی۔ 6 فٹ قد کسرتی جسم شلوار قمیض اور ویسٹ کوٹ میں نمایاں تھا چہرے پر رعب اور مونچھوں پر ہاتھ پھیرتا وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔اس سے پہلے کے وہ اس سے کچھ پوچھتا وہ بولی میں کہاں ہوں اور کیوں ہوں؟ محترمہ آپ کو یہ بھی پتا چل جائے گا پہلے یہ بتائیں کے بے ہوش ہونے سے پہلے کہاں تھیں آپ؟ میں ہوسٹل کے کمرے میں تھی پھر میرے دماغ کو کچھ ہونے لگا تو میری فرینڈ مجھے ڈاکٹر کے لے کر جا رہی

تھی گاڑی تک میں آئی ہوں اس کے بعد مجھے یاد نہیں اس نے دماغ پر زور ڈالا۔ بہت اچھی کہانی ہے اور بڑی جلدی بنالی آپ تو بڑی ایکسپرٹ ہیں مگر میں ہر گز بھی آپ کی باتوں میں آنے والا نہیں ہوں سچ سچ بتائیں وہ سختی سے بولا مگر وہ آرام سے بیٹھی تھی۔ میں نے سچ بتا دیا ہے آپ بتائیں میں کہاں اور کیوں ہوں وہ کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی۔ محترمہ آپ تھانے میں ہیں اور آپ کو نائیٹ کلب سے لایا گیا ہے اب سچ سچ بتائیں اس نے طنز کیا ۔میں نے سچ بتادیا ہے اور میں کبھی نائیٹ کلب نہیں گی آپ نے جو سمجھنا ہے سمجھ لیں۔

حازم کو اس کا مطمئن ہونا غصہ دلا رہا تھا۔اس نے لڑکے کی تصویر نکالی اور دیکھا کر بولا اس کو جانتی ہو؟ نہیں میں نا اسے جانتی ہوں نا ہی اسے دیکھا ہے۔اچھا مگر اس نے تو کہا ہے کے یہ تمہارا بوائے فرینڈ ہے اور تم اکثر ساتھ وقت گزارتے ہو اسے رات کہتے ہوئے عجیب لگا اچھا تو آپ اس کی مان لیں ہانی نے مزے سے کہا۔ مگر ابھی تو تم کہہ رہی تھیں کہ اس کو نہیں جانتی اس کی برداشت جواب دے رہی تھی۔میں نے تو بتایا ہے آپ مانے نہیں۔سچ بتاؤ وہ کرسی کو ٹانگ مار کر گراتا کھڑا ہوا۔وہ نا میرا شوہر ہے وہ بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی کھڑی ہوئی۔حازم نے غصے سے اس کے بال پکڑے اور زور سے کھینچے تکلیف سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔دیکھو لڑکی میں تمہارے جیسی لڑکیوں کو اچھے سے

جانتا ہوں سچ بتادو بچ جاؤ گی ورنہ تمہارے اس خوبصورت چہرے کا وہ حال کروں گا گے پچھتاؤ گی کے ایس پی حازم سے زبان چلائی تھی۔ایس پی صاحب سچ میں بتا چکی ہوں اور باقی پتا لگانا آپ کا کام ہے۔آنسو تکلیف سے اس کے گالوں پر آئے اس نے اسے دور پھیکا وہ تو میں پتا لگا ہی لوں گا۔وہ دروازے کو ٹھوکر مارتا باہر نکل گیا۔اتنی تکلیف کے باوجود ہانی کو اس کے غصہ کرنے پر ہنسی آئی۔اسے سمجھ آرہی تھی کہ وہ اسے کس ٹائپ کی لڑکی سمجھ رہا تھا مگر وہ خود حیران تھی وہ نائٹ کلب کیسے پہنچی اور نشہ اس نے استغفار پڑھی وہ بھائی سے جتنا مرضی ناراض صحیح ایسا تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور نانو پریشان ہو رہی ہوں گی اس نے سوچا پتا نہیں وہ کب سے یہاں ہے بد تمیز انسان بتا کے بھی نہیں گیا۔مگر وہ محفوظ تھی اس نے اللہ تعالٰی کا شکر ادا کیا۔اور خود کو کرسی پر گرالیا اور سر تھام لیا حازم کے پھینکنے کی وجہ سے اس کا پورا جسم دکھ رہا تھا۔لگ رہا تھا وہ پھر سے بے ہوش ہو جائے گی۔

حازم حسن کن چکروں میں ہو مجھے بھی کچھ بتادیا کرو بیرسٹر ہادیہ شاہ نے ناشتے کی ٹیبل پر حازم سے پوچھا۔آپ کو سب پتا ہوتا ہے پھر کیوں پوچھتی ہیں اس نے کانٹے سے آملیٹ کھاتے ہوئے کہا۔اس لیے کہ دن میں تمھارے اماں،ابا اور بہن کو جواب دینا ہوتا ہے تمھاری خبروں سے اخبار بھرے پڑے ہیں۔دادو مجھے سمجھ نہیں آتی آپ لوگوں کی جس

شعبے میں ہوں اس میں تو یہ سب عام بات ہے۔وہ بھی اپنی ضد کی وجہ سے اس شعبے میں آیا تھا اس کے بابا فارن منسٹر تھے اور آج کل بلجیئم میں تھے اس کے لیے بھی ان کی یہی خواہش تھی مگر وہ پولیس لائن میں آگیا اب وہ چھ مہینے سے پاکستان میں دادو کے پاس تھا اس کے دادو مشہور وکیل تھیں اب تو ریٹائر منٹ کے بعد کم ہی کیس لیتی تھیں۔حازم کے والد سکندر حسن ان کی اکلوتی اولاد تھے۔ان کے شوہر کی کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ کے بعد انھوں نے شادی نہیں کی تھی۔ پچھلے سال ان کے فارن جانے کے بعد اکیلی تھیں اب حازم کے آنے پر بہت خوش تھیں۔ مگر وہ بھی زیادہ وقت گھر سے باہر ہی گزارتا تھا۔آج کل تو سب کے پاس ایک ہی بات تھی کہ وہ شادی کر لے مگر وہ کسی کی بھی ماننے کے لیے تیار نہیں تھا حازم سے چھوٹی کرن شاہ کی شادی پچھلے سال ہی سکندر شاہ نے اپنے دوست کے بیٹے سے کر دی تھی وہ بھی بلجیم میں مقیم تھے اب دادو صبح شام اس کی شادی کا ذکر کرتی رہتی تھیں اس لیے وہ گھر میں کم ہی نظر آتا تھا۔آج کل ایک گروہ کے پیچھے تھا جو کے ڈرگ سپلائی اور کیڈنیپگ میں ملوث تھے تب ہی نائٹ کلب میں چھاپہ مارنے پر ہانی ملی تھی جیسے اس نے پرائیویٹ سیل میں رکھا ہوا تھا شاید چھاپہ پڑنے کی اطلاع پہلے مل گئی تھی جس

کی وجہ سے سب خالی تھا صرف ہانی اور اس کا بوائے فرینڈ پکڑا گیا تھا۔ناشتہ کرتے ہی وہ دادو کو باتوں میں الجھا کر نکل آیا تھا اب پھر ہانی کے سامنے تھا۔

آج وہ پہلے سے بہتر تھی حازم کو دیکھ کر مسکرائی ہائے ایس پی حازم حسن وہ آج یونیفارم میں تھا اس نے بیج سے نام پڑھا۔کیسے ہیں سر اور میرا کوئی کریمینل ریکارڈ ملا۔حازم نے اسے گھورا وہ تو تم بتاؤ گی۔کیوں میرا شوہر نہیں پکڑا گیا وہ شوخ و چنچل تو نہیں تھی مگر ایس پی حازم کی سڑی ہوئی شکل اس کو الٹے سیدھے سوال و جواب کے لیے اکساتی تھی۔دیکھو اگر بتادو گی تو تمھارا ہی بھلا ہو جائے گا حازم اس بار آرام سے بولا۔معزرت ایس پی آج تک میں نے اپنا بھلا نہیں سوچا تم بھی یہ نیک کام مت کرو ویسے بھی میں یہاں بہت مزے میں ہوں وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بولی۔حازم نے ٹائم پر نظر ڈالی اور گہری نظر اس پر ڈالتا کھڑا ہوا دودن اس کے مطابق سارا ڈیٹا جو ملا تھا اس کے مطابق جو کہہ رہی تھی وہ ٹھیک تھا مگر پولیس والا ہونے کی وجہ سے اسے یقین نہیں آرہا تھا اور جس حالت میں وہ اسے ملی تھی وہ بھی نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔کمرے سے باہر آتے ہوئے وہ شکور اپنے گارڈ کو اسے چھوڑنے کے لیے کہہ چکا تھا وہ شہر کے کسی بس سٹاپ پر اسے چھوڑ دے اور اس پر نظر رکھے۔

ہانی دو دن بعد ہوسٹل آئی تھی یہ اس کا معمول تھا وہ نانو کے گھر چلی جاتی تھی اس لیے کسی نے پوچھا نہیں۔ اس نے گھر آتے ہی نانو کو کال کی وہ اس کے لیے بہت پریشان تھی اس کا سمسٹر بھی ختم ہونے والا تھا اور جو اس کے ساتھ ہوا تھا اس سے وہ بہت ڈر گئی تھی اس نے اس لیے نانو کے پاس جانے کا فیصلہ کر لیا تھا وہ تو کب سے کہہ رہی تھیں مگر وہ ہی نہیں مانتی تھی وہاں ماما کی فیملی کا آنا جانا تھا اس لیے وہ نہیں جاتی تھی۔ وہ ان کے شوہر اور بچوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی حالانکہ وہ اس سے بہت پیار سے ملتے تھے وہ خود ساختہ دوری اختیار کیے ہوئے تھی اس کے باپ سے تو اچھے ہی تھے جو شادی کے بعد اپنے بیوی بچوں میں ایسے گم تھے کے شاید یاد بھی نہیں تھا کے ان کی پاکستان میں بھی کوئی اولاد تھی وہ چار سال کی اور احسن بھائی نو سال کے تھے جب اس کے والد نے شادی کر لی تھی اس عورت نے صرف ایک سال ان کی والدہ نورین شاہ کو برداشت کیا پھر ان کے کہنے پر نواز شاہ نے طلاق دے دی۔ نانو بھی کتنا عرصہ جوان بیٹی کو گھر بیٹھا کر رکھتیں انہوں نے بھی دو بچوں کے باپ سے شادی کر دی جس نے نیشنیلٹی کے لیے شادی کی اور دو بیٹیوں کے بعد چھوڑ دیا وہ بچیوں کو لے کر پاکستان آ گئے تو کسی جاننے والے کے توسط سے اس کی والدہ سے شادی کر لی جن سے اب دو بیٹے تھے۔ احسن بھائی سے ہمیشہ سے ہی وہ بہت قریب تھی ان

کی زندگی میں کسی کا شامل ہونا اسے خاص پسند نہیں آیا تو وہ ماں باپ کے بعد بھائی سے بھی دور ہوتی گئی وہ اپنی فیملی میں اتنے مصروف ہوئے کے بہن کی دوری محسوس ہی نہیں کر پائے پھر وہ ان کی زندگی سے نکل کر ہوسٹل شیفٹ ہو گی اُس کے وہ سخت مخالف تھے مگر ہانی کی ضد کی وجہ سے مان گئے۔ صنم بھابھی سے بھی اس کی خاص دوستی نہیں تھی مگر بھتیجوں میں تو اس کی جان تھی صرف ان کے لئے ہر ویک گھر جاتی تھی پھر بھائی کو کسی کورس کے سلسلے میں 3 ماہ کے لیے فارن جانا تھا تو وہ فیملی بھی لے گئے اس کو بہت کہا تھا کہ وہ نانو کے پاس چلی جائے مگر وہ نہیں مانی اور یہ واقعہ ہو گیا۔

آج اس کا آخری پیپر تھا اس واقعہ کے بعد اس نے اپنے کان اور آنکھوں کو کھلا رکھا تھا مگر کوئی بھی سرگرمی اس کی نظر میں نہیں آئی۔ اس کی دوست جو اسے ڈاکٹر کے لے کر جا رہی تھی لڑکیوں کے مطابق وہ مائیگریٹ ہو گی تھی۔ کوئی سرا ہاتھ نہیں لگا تھا۔ پھر وہ نانو کے گھر آ گئی۔ کیا بات ہے ایک ہفتہ ہو گیا ہے مجھے آئے ہوئے آپ کی بیٹی نہیں آئی ہانی ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹی تھی۔ وہ مسکرائیں ہانی کب تک ماں سے ناراض رہنا ہے۔ نورین کے ہاں شادی ہے انا کی انہوں نے بڑی بیٹی کا نام لیا تمھارے جتنی ہے وہ بھی اب بس تمھارے لیے میں کہتی ہوں کسی سے۔ میں نہیں کر رہی شادی بس آپ کے پاس رہوں

گی اس نے ان کی گود میں سر گھسایا۔ اچھا کل شاپنگ کرنے چلیں انا کے لیے سوچ رہی ہوں کچھ لے لوں گی تم بھی چلنا۔ اچھا اس نے آنکھیں بند کیں۔

حازم اگر مصروف نہیں ہو تو مجھے شاپنگ پر جاؤ گے ایک شادی ہے فیملی میں بچی کے لیے کچھ لے لوں گی اچھا دادو آج دوپہر تک آجاؤں گا اس نے گلے میں بازو ڈالے۔ وہ نانو کے ساتھ ایک سے دوسری دکان میں پھر پھر کر تھک رہی تھی نانو نے تو پورے سیزن کی شاپنگ کرنی تھی اس کے منع کرنے کے باوجود اس کے بھی بہت کچھ خرید لیا تھا۔ حالانکہ وہ شادی میں جانے سے منع کر چکی تھی۔ ابھی وہ نانو کا ہاتھ پکڑ کر واپسی کا کہہ رہی تھی کہ ایک نانو کی عمر کی بزرگ نے روک لیا۔ ہادیہ شاہ ان کی پرانی دوست تھیں ان کے ساتھ وہ مال کے کیفے میں آگئے پھر ان کے جو قصے شروع ہوئے کہ ہانی بوریت کا شکار ہو گئی۔ نانو میں وہ سامنے شاپ وزٹ کر کے آتی ہوں وہ جو اسے بھولے بیٹھی تھی دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔ یہ نور کی بیٹی ہے ماشاءاللہ بالکل ڈول ہے یہ تو انہوں نے اس کی تھوڑی کو چھوا۔ ہاں یہ نور کی بیٹی رائحہ شاہ۔ بیٹا آپ ہو آؤ ہم ابھی تھوڑی دیر ساتھ ہیں پھر وہ انہیں ہانی کے بارے میں بتانے لگیں۔

ہانی ریسٹ واچ کی شاپ میں آ گئی تھی سامنے کاونٹر پر رکھی گھڑی اسے اچھی لگی تھی شاید کسی نے دیکھنے کے لیے نکلوائی تھی۔واٹ آ پریزیڈنٹ سرپرائز ایس پی حازم حسن آج کوئی کام نہیں تھا جو یہاں نظر آرہے ہیں۔کاونٹر پر ٹی شرٹ اور جینز میں کھڑے حازم پر نظر پڑی۔اس کی آنکھوں میں بھی شناسائی کے آثار تھے مگر وہ جواب دیے بغیر دکان سے نکل گیا وہ بھی گھڑی خرید کر دکان سے باہر آ گئی باہر وہ کال پر مصروف تھا اسے دیکھ کر اس نے کال بند کی اور اس کے سامنے آیا کیا بات ہے ہذبینڈ کے ساتھ نہیں ہو۔نہیں جی اس بچارے کو تو پتا نہیں آپ نے کیا کہا پتا نہیں کہاں چلا گیا۔اس نے دہائی دی۔کیوں اس جیسے آوارہ شخص کے پیچھے خود کو برباد کر رہی ہو اس نے افسوس کیا۔کیا کریں ایس پی صاحب آپ جیسا کوئی ملتا نہیں اس نے معصومیت سے جواب دیا۔حازم کی برداشت سے باہر تھا اس کالوفرانا انداز وہ اس سے دور ہوا اور مڑ کر مال کی سیڑھیوں سے اتر گیا۔ہانی کے چہرے پر محظوظ مسکراہٹ آئی۔نانو چلیں اب اچھا چلو پھر میں بھی حازم کو کال کرتی ہوں ۔حازم کے نام پر وہ چونکی۔ ثمرہ لے کر آنا اس ڈول کو گھر میں انتظار کروں گی۔سارے راستے وہ حازم سے رائحہ کی تعریفیں کرتی رہی تھیں۔دیکھیں دادو میں نے رائحہ نامہ سن لیا ہے آپ پلیز اب ماما، بابا اور کرن کو مت کہیے گا۔وہ تو میں کروں گی تم ایک بار مل لو

رائحہ بیٹی سے بہت پیاری ہے اور معصوم بھی۔ میری بھولی اماں آپ کو ساری لڑکیاں ایسی ہی لگتی ہیں مجھے پتا ہے معصوم چہرے کتنے شاطر ہوتے ہیں اس کی نظروں میں ہانی کا چہرہ آگیا۔ تم تو کرو گے پولیس والوں والی باتیں مگر میں پھر بھی تمھارے اماں اور ابا سے بات کرتی ہوں۔ حازم نے سر ہاتھوں میں گرالیا اس بار اس کو اپنی آزادی خطرے میں نظر آ رہی تھی۔ پھر وہ ہی ہوا دادو نے ماما سے بات کی پھر کرن نے کال کر کے کہا کہ وہ رائحہ سے مل لے مگر اس نے بھی غصے سے کہا کہ جب تم سب نے اپنی مرضی کرنی ہے تو پھر میں شادی کے بعد ہی دیکھ لوں گا۔ پھر دادو نے اس کو بہت بار کہا مگر وہ نہیں مانا۔

رائحہ وہ موبائل پر گیم کھیل رہی تھی کہ نانو اس کے کمرے میں آئیں ان کے نام لینے سے اس کو اندازہ ہوگا تھا کہ کوئی اہم بات ہے۔ بیٹا وہ آپ میری دوست سے مال میں ملی تھی نا جی دادو وہ متوجہ تھی انہوں نے تمھارے لیے رشتہ ڈالا ہے اپنے پوتے کا ماشاءاللہ ایس پی ہے دیکھنے میں بھی اچھا بھلا میں نے سوچا کہ تم سے بات کرنے کے بعد احسن سے بات کروں گی۔ ایس پی حازم حسن وہ زیر لب بولی کیسے ممکن ہے کے میرے سے شادی کرے۔ اس کے لہجے میں اس کے لیے حقارت محسوس کی تھی اس نے۔ وہ خود بھی کسی ایسے شخص سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی جو اس کا احترام نہ کرتا ہو۔ پھر فیصلہ ہو گیا نانو میں مل

کر ہی کوئی جواب دوں گی آپ انہیں گھر پر بلا لیں یا پھر جیسے وہ کہیں۔انہیں ہانی کی بات میں کوئی مضائقہ نہیں لگا تھا۔ٹھیک ہے میں کل ہادیہ شاہ سے بات کرتی ہوں وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے کمرے سے نکل گئیں۔ہانی اس نئے حالات کا سامنا کرنے کا سوچنے لگی حازم اس سے مل کر اس سے شادی کرنے والا نہیں تھا اسے یقین تھا۔

حازم تھوڑا اپنی مصروفیات میں سے ٹائم نکالو رائحہ بیٹی تم سے ملنا چاہتی ہیں۔کیوں اسے کہیں گھر والوں سے مل کر شادی کرنی ہے تو کرے ورنہ مجھے بھی شوق نہیں ہے۔ثمرہ نے واضح کہا تھا کہ رائحہ حازم سے مل کر ہی کوئی فیصلہ کرے گی اور وہ بالکل تیار نہیں تھا اگلے ہفتے اس کے ماما، بابا اور کرن بھی آرہے تھے اور وہ کچھ فائنل کرنا چاہتی تھیں مگر حازم تو کسی طور نہیں مان رہا تھا۔اب پھر غائب ہو گیا تھا اپنی سنا کر انہوں نے ثمرہ سے بات کرنے کی سوچتے کال ملائی اور وہ اس بات کے لیے مان گئیں کہ کل رائحہ شام میں ان کے ساتھ ان کے گھر آجائے اور ادھر ہی حازم سے مل لے انہیں ہانی کے لیے حازم اچھا لگا تھا۔ہانی کسی بھی حال میں ایس پی سے ملنا چاہتی تھی ورنہ بڑوں نے تو ان کی شادی کروا کے ہی چھوڑنا تھا۔شام میں اس نے براؤن کرتے کے ساتھ آف وائٹ ٹراوزر پہنا براؤن ہی ڈوپٹے میں اس کی گلابی رنگت کسی بھی میک اپ کے بغیر دمک رہی تھی۔نانو اور وہ چار بجے

سے 9 بجے تک حازم کا انتظار کرتے رہے مگر اس کی کوئی میٹنگ تھی وہ نہیں آیا اب تو ثمرہ بھی پریشان ہو گئی تھیں۔ ہادیہ شاہ ہانی کو سمجھا رہی تھیں کہ وہ اس سے ملے بغیر شادی کے لئے ہاں کہہ دے۔ پھر جو بات وہ کسی سے بھی نہیں کر پائی تھی اس نے ان دونوں کو بتا دی تھی کہ حازم حسن اس سے کبھی شادی نہیں کرے گا کیوں کے وہ اسے شادی شدہ اور کرپٹ لڑکی سمجھتا ہے وہ دونوں حیران تھیں ہانی نے انہیں سب سچ بتا دیا تھا۔ ہادیہ شاہ نے اسے پیار کر کے ساتھ لگایا۔ بیٹا آپ محفوظ ہاتھوں میں تھیں اس کا وہ خود گواہ ہے میں خود اس سے بات کروں گی اور اگر اسے کوئی اعتراض نہیں ہوا تو آپ بھی انکار نہیں کریں گی۔ انہیں یہ گڑیا بہت پیاری لگی تھی انہوں نے حازم کو نا بتانے کا فیصلہ کیا تھا کہ شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اور یہی ان کی غلطی تھی وہ ہانی کو نا چاہتے ہوئے بھی مشکل میں ڈال رہی تھیں۔

ماما، بابا اور کرن کے آنے سے گھر میں رونق ہو گئی تھی کرن کی 2 ماہ کی بیٹی اجالا شاہ تو ماموں کی جان تھی اب بھی وہ اجالا سے باتیں کر رہا تھا وہ بھی مسکرا مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔ بھائی آپ رائحہ سے مل لیں یا ہمیں بتائیں ہم رشتہ فائنل کریں۔ دوبارہ ایک سال تک میں آ نہیں پاؤں گی۔ کوئی بات نہیں اگلے سال تک میں انتظار کر لوں گا۔ بھائی وہ چیخی

اچھااب سمجھ آئی کہ شاہمیر تم سے اتنا ڈرتا کیوں ہے اسے ایسے ہی چیخیں مار کر ڈراتی ہوں گی اس نے بہن کو چھیڑا۔جی کچھ عرصہ بعد رائحہ سے آپ بھی ایسے ہی ڈریں گے۔نوے اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔دیکھ لیں گے آپ بتائیں کب مل رہے ہیں پھر اس کے شادی کے بعد وہ اٹھتے ہوئے بولا۔شام میں وہ گھر آیا تو تینوں خواتین شادی میں جانے کے لیے تیار تھیں وہ ویک اینڈ ہونے کی وجہ سے ڈرائیور کو بھی چھٹی دے آیا تھا دادو خفا ہو رہی تھیں انہوں نے بتایا بھی تھا صبح اس کو۔میں چھوڑ آتا ہوں صرف پانچ منٹ میں چینج کر لوں۔ویسے بابا کہاں ہیں۔وہ بھی کسی دوست سے ملنے گیے ہیں واپسی پر وہ لے لیں گے ۔وہ پانچ منٹ میں ٹی شرٹ اور ٹراوزمیں بالوں میں ہاتھ چلاتا باہر آیا۔انہیں حال کے سامنے اتارتے ہوئے وہ واپسی کے لئے مڑا سامنے گولڈن لانگ فراک گولڈن ڈوپٹہ اور غصے کے ساتھ آتی ہانی کو گاڑی کی سائیڈ لگ گئی تھی۔کیا مسئلہ ہے ایس پی کیوں بار بار راستے میں آجاتے ہو۔جس منزل کی تم راہی ہو اس منزل پر ہر راستے میں تمھیں ملوں گا اس نے طنز کیا۔اواچھا ویسے تمہاری معلومات میرے بارے میں بہت ناقص ہیں نام تک تو صحیح معلوم نہیں اس نے جواب دیا۔اچھا تم بتادو اس سے اس کی تیاری پر نظر ڈالی بے اختیار دل نے اس معصوم چہرے کی طرف داری کی تھی وہ اپنی حالت سے نالاں زن سے

گاڑی نکال کر لے گیا تھا۔ وہ نانو اور ماما کے بہت اسرار پر آئی تھی حال میں بھی آ کر ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔ اس نے نانو کے ساتھ ہادیہ شاہ اور ایک خاتون اور لڑکی کو آتے ہوئے دیکھا۔ کرن یہ رائحہ ہیں انہوں نے تعارف کروایا کرن آگے بڑھ کر گلے ملی۔ مسز سکندر نے ساتھ لگایا ماشاءاللہ اماں یہ تو جتنا آپ نے بتایا تھا اس سے بھی پیاری ہے انہوں نے اس کے گال چھوئے۔ ہانی بلش ہوئی۔ یہ حازم کی ماما اور بہن ہیں نانو نے بتایا پھر سارا ٹائم کرن اس سے باتیں کرتی رہی تھی۔ گھر آ کر رائحہ نامہ شروع گیا تھا۔ حازم ناٹ intrested کا پوز دے کر اس کو غصہ دلاتا رہا۔ اگلے ہی دن وہ باقاعدہ رشتہ لے کر گئے تھے ہانی کی ایک ہی ضد تھی کے وہ حازم سے ملے بغیر شادی نہیں کر سکتی اور حازم ملنے کے لیے راضی نہیں تھا ملنے کے لیے پھر ہادیہ شاہ نے اسے یقین دلایا کہ وہ حازم سے خود بات کر لیں گی انہوں نے کوشش بھی کی مگر حازم رائحہ کا نام سن کر ہیں غائب ہو جاتا تھا پھر ان دونوں دوستوں نے مل کر رائحہ حازم کی زندگی کا وہ فیصلہ کیا جو نہیں کرنا چاہیے تھا۔

آج اس کی شادی تھی ہر لڑکی کی طرح اس کے بہت سے ارمان تھے وہ خوش بھی تھی پتہ نہیں ایس پی کے خیالات کیسے تبدیل ہو گئے مگر نانو نے تو خود اسے سب بتایا تھا وہ مجھ سے

ملا کیوں نہیں پھر مجھے اس کی ضرورت ہے میری زندگی کی امید ہے وہ شخص۔ہانی بیٹا آپ سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں بس حازم کو کزنز نے گھیر رکھا ہے تھوڑی دیر تک آجائے گا۔جی دادو اس نے سر ہلایا انہوں نے ہانی کا ماتھا چوما۔بیٹا زندگی ہمیشہ ویسی نہیں ہوتی جیسا ہم چاہتے ہیں۔حازم اپنے رشتوں سے بہت محبت کرتا ہے بس تم اسے تھوڑا وقت دینا۔اس نے نا سمجھی سے ہادیہ شاہ کو دیکھا مگر تھوڑی دیر بعد ہی ہر لفظ اس پر واضح تھا۔بہت مشکل سے جان چھوڑا کر وہ کمرے میں آیا تھا۔رائحہ کی ہر وہ تعریف جو وقتاً فوقتاً اماں،ماما اور کرن کرتی رہتی تھیں اس سے انجانا سا تعلق جڑ گیا تھا اس لڑکی سے وہ اس کی سوچوں کا محور تھی وہ لڑکی اس کی زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری لڑکی تھی۔وہ اپنی سوچوں پر مسکراتا کمرے میں داخل ہوا۔

وہ جو انتظار کر کر کے سونے والی تھی اس کی دھاڑ سے حواسوں میں آئی تم یہاں کیا کر رہی ہو اسے ایک لمحہ لگا تھا سب سمجھنے میں اس نے حالات کا سامنا کرنے کے لیے خود کو تیار کیا۔میٹ یور وائف ایس پی حازم شاہ اس نے ہاتھ ملانے کے لئے آگے بڑھایا۔اس نے ہاتھ کو اس کی کمر پر موڑا۔کس مقصد کے لیے یہاں آئی ہو اس نے غصے سے پوچھا درد سے اس کی آنکھیں نم ہوئیں دیکھو ایس پی میں نے تو بہت منع کیا کوئی مانا ہی نہیں وہ ضبط سے

بولی۔ جھوٹ ایک اور جھوٹ وہ اسے سامنے لایا۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں ہار جاؤں گا تمہارے حسن کے سامنے بہت غلط کیا تم نے اب میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ جو کچھ تم نے ایس پی کو نہیں بتایا وہ تمہارا شوہر تمہاری روح سے بھی اگلوا لے گا اس نے منہ سے پکڑا۔ ہانی نے افسوس سے اسے دیکھا وہ خود کو حالات کے حوالے کر دیا ساری رات سردی میں کمرے کی ٹیرس پر گزار کر اس کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا اپنے الفاظ کا زہر اگل کر اس نے ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے سے نکال دیا تھا اس کے مطابق وہ اسے ہرگز اپنے سامنے برداشت نہیں کر سکتا جو راتیں نائٹ کلب میں گزارتی ہے اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ سویا تو وہ خود بھی نہیں تھا کیسا تعلق جوڑ لیا تھا اپنے خیالات میں رائحہ سے اس نے وہ اس کی سوچ کا مرکز رہی تھی اس سے پہروں جاگ کے اسے سوچا تھا شاید وہ اس کی پہلی چاہت بن گئی تھی مگر راتیں کسی اور کی باہوں میں گزارنے والی اس کی بیوی ہو گی اس نے سر پکڑا اور زندگی کے اتنے اہم فیصلے میں وہ ہارا تھا مگر وہ بھول رہا تھا کے جوڑے تو آسمانوں پر بنتے ہیں ہانی نے کب ایسا چاہا تھا اس کی زندگی میں تو گنے چنے رشتے تھے وہ تو ان سے بھی محبت حاصل نہ کر پائی تھی اب حاذم کا رویہ اس کی برداشت کا امتحان تھا اسی رشتے سے تو اس کی

ساری توقعات وابستہ تھیں زندگی تھی یا جبر مسلسل جو کٹ ہی نہیں رہی تھی۔خیالات کی رو میں بہتی کب وہ گرل سے ٹیک لگائے سو گئی تھی۔

اے اٹھو حاذم نے آنکھ کھلتے ہی کمرے میں نظر ڈالی حواس بحال ہوتے ہی پہلا خیال ہانی کا آیا تھا اس نے ٹیرس کا ڈور کھولا اور اسے دیکھا جو گھٹنوں پر سر رکھے سو رہی تھی داد و بھی اس کی معصومیت سے دھوکہ کھا گئی تھیں اسکے صبیح چہرے پر نظر پڑتے ہی اس نے سوچا۔

اور اسے اٹھایا اس نے خالی نظروں سے اسے دیکھا اور اٹھ کر اندر کی طرف بڑھی وہ بھی پیچھے اندر آیا وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ڈوپٹے کی پینیں نکال رہی تھی ساری رات ایسے ہی سوتی رہی تھی سردی کی وجہ سے سر بھاری ہو رہا تھا اور ٹمپریچر بھی محسوس ہو رہا تھا۔

حاذم واش روم میں تھا وہ ڈوپٹہ اتار کر الماری کی طرف بڑھی حاذم کے ساتھ ہی اس کے کپڑے سلیقے سے رکھے تھے اس نے نسبتاً ہلکے رنگ کا سوٹ نکالا شام میں ولیمہ تھا حاذم سر پر سے ٹاول ہٹاتا ڈریسنگ کے سامنے رکا اپنے پیچھے ہانی کا عکس نظر آیا تو اس سے مخاطب ہوا تمہیں معلوم تھا نا کہ تمھاری شادی مجھ سے ہو رہی ہے؟ ہاں اس نے مختصر جواب دیا۔

تو انکار کیوں نہیں کیا وہ اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہوا۔کیا تھا کوئی میری سن ہی نہیں رہا تھا اس لیے تم سے ملنا چاہتی تھی مگر تم نے مشرقی لڑکے ہونے کا ثبوت دیا اور انکار

کر دیا اس نے طنز کیا۔ تم کچھ بھی کہہ کر انکار کر دیتیں اس نے گھورا بتا دیتیں کے شادی شدہ ہو۔ کیسے بتاتی ایس پی تم اس سے زیادہ ہینڈ سم تھے سوچا چانس لے لیتی ہوں اب ہانی کو بھی اس کے سوال جواب پر غصہ آتا رہا تھا اس لیے جو دل میں آیا کہہ دیا۔ تم حازم نے مٹھیوں کو بھیج کر خود کو کنٹرول کیا اور اس سے دور ہوا ہانی کے چہرے پر پہلی مسکراہٹ تھی جو اس گھر میں آکر اس کے چہرے پر آئی تھی اس نے سوچ لیا تھا وہ جو مرضی سوچتا رہے اسے خود کو مظلوم نہیں بنانا اور گرم پانی سے شاور لے کر بہتر محسوس کر رہی تھی واش روم سے باہر آنے پر حازم کمرے میں موجود نہیں تھا وہ آرام سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آئی اور تیار ہونے لگی مجھے انتظار ہے حازم شاہ کی تم گناہ گار کو پکڑو اور میری سچائی ثابت ہو پھر میں تمہاری زندگی سے نکل جاؤں گی تب تک تم مجھے برداشت کرو اور میں تمہیں اس نے سوچا ۔ڈورناک ہونے سے سوچوں کا تسلسل ٹوٹا اس نے ڈوپٹہ سر پر لیا اور یس بولا کرن شاہ کمرے میں داخل ہوئی سلام کیا اس نے آہستگی سے جواب دیا۔ احسن بھائی اور بھابھی آئیں ہیں آپ تیار ہیں تو چلیں اس نے ہانی پر نظر ڈالی اس نے نظروں سے پوچھا ٹھیک ہے یا اور تیار ہونا ہے کرن مسکرائی ویسے تو آپ اس سب کے بغیر ہی بہت پیاری ہیں مگر اس نے کہتے ہوئے ڈریسنگ کی دراز کھولی اس میں سے جیولری نکالنے لگی وہ بھی اس کے پاس آئی

کیا پہنیں گی اور ویسے بھائی نے جو دیا ہے وہ تو پہن لیں اس نے دراز میں سے ایک اور باکس نکالا اس میں وائٹ گولڈ کا چین لاکٹ اور ویسا ہی بریسلیٹ تھا اس نے نکال کر پہنایا ویسے آپ کو یہ تو بھائی نے پہنایا ہو گا تو اتارا کیوں پتا ہے وہ کچھ عرصہ پہلے دبئی گئے تھے کسی کورس کے لیے تو ماما نے کہا کہ میری بہو کے لیے کچھ لیتے آنا اور وہ فرمابردار بیٹے کی طرح لے آئے آپ کو کیسا لگا۔ اچھا ہے اس نے لاکٹ کو ہاتھ میں لیا۔ چلیں دونوں باہر آئیں۔ احسن بھائی نے سر پر ہاتھ رکھا بھابی نے گلے لگایا۔ دادو نے ماتھا چوم کر دعائیں دئیں۔ حازم ابھی باہر سے آیا تھا احسن بھائی سے ملا بھابی کو سلام کر کے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ غیر ارادی نظر ہانی پر پڑی تھی واپس آنے سے انکاری تھی بلاشبہ اسے رب نے فرصت سے بنایا تھا حازم کی نظریں اس نے خود پر محسوس کئیں اور کھانے میں مصروف رہی۔ حازم نے خود کو ملامت کرتے ہوئے نظریں پھیریں۔ وہ سب سے ایسے ملا تھا جیسے من پسند ساتھی پایا ہے اس سب سے ہانی اتنی تو مطمئن تھی کے سب کے سامنے سبکی نہیں ہوئی۔ بھائی بھابی چلے گئے تو کرن اسے کمرے میں چھوڑ آئی تھی کہ کچھ دیر آرام کر لے شام پارلر والی نے آنا تھا۔ رات ساری بے آرامی کے بعد بستر ملتے ہی وہ سو گئی تھی۔ حازم خود ہی سارے انتظامات میں مصروف تھا دو بجے کے بعد گھر آیا تو تھکاوٹ سے

براحال تھا کرن کو چائے کا کہتا کمرے میں آیا تو وہ مزے سے اس کے کمرے پر قابض تھی اس کے تکیے پر سر رکھے وہ دروازے کی طرف منہ کئے محو خواب تھی پورے ماحول پر اس کا وجود چھایا ہوا تھا۔حازم کو اپنے احساسات پر غصہ آیا اس نے زور سے دروازہ بند کیا اور صوفہ پر بیٹھ گیا اسے ہانی سے ساری معلومات اکٹھی کرنی تھیں اس کے لیے ممکن تھا کہ اس کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کیے جائیں دل اس کو حق میں بیان دے رہا تھا اس کی معصومیت اس کے مجرم نا ہونے کی گواہی دے رہی تھی ابھی صبح ہی تو وہ دادو کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا وہ رائحہ کی تعریف کر رہی تھیں مسلسل کرنے پر وہ کچھ نہیں بولا تو پوچھنے لگیں حازم آپ خوش نہیں ہو وہ ان کے سامنے اٹھ کر بیٹھا اور بولا دادو لوگ وہ نہیں ہوتے جو دکھتے ہیں اور رائحہ کو آپ سب نے سمجھنے میں غلطی کی ہے وہ سر تھامے ہوئے تھا ۔کیا میں جان سکتی ہوں یہ کس بنا پر کہ رہے ہو انہوں نے بات بڑھا وہ دونوں کی زندگی کاش کی نظر نہیں کر سکتی تھیں اس لیے چاہتی تھیں کہ وہ کھل کر ان سے بات کرے۔

دادو میں رائحہ کو پہلے سے جانتا ہوں اس نے کسی مجرم کی طرح سر جھکایا پھر ایسا کیا ہے حازم جو آپ کو مشکل میں ڈال رہا ہے دادو وہ راتیں باہر گزارتی رہی ہے میں نے خود اسے نائٹ کلب کے کمرے سے پکڑا وہ لڑکا ہانی کا بوائے فرینڈ تھا جب کے ہانی کے مطابق اس کا

شوہر تھا اس نے اپنے ہاتھوں میں بالوں کو جکڑا جیسے بہت بے بس ہو۔ دادو آپ کو اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ حیران ہوا۔ آپ تو خود پولیس والے ہو لوگ جھوٹ کو سچ کیسے بنا لیتے ہیں آپ سے بہتر کون جانتا ہے۔ آپ سچ کو تلاش کریں جب تک رائحہ کو کسی کٹہرے میں کھڑا مت کریں اور یہ سب وہ شادی سے پہلے مجھے بتا چکی ہے اس نے خفگی سے انہیں دیکھا مگر وہ اس کو نظر انداز کرتے ہوئے سب بتاتی چلی گئیں آپ اس پر یقین نہیں کرتے تو سچ کو ڈھونڈیں مگر ایک کامیاب وکیل کی حیثیت سے مجھے لگتا ہے وہ جھوٹ نہیں کہہ رہی۔ انہوں نے حازم کے ہاتھ تھامے اور چومے باقی میں ہر فیصلے میں تمھارے ساتھ ہوں۔ اس نے ہاں میں سر ہلایا اور دوبارہ لیٹ گیا دل نے چین پایا تھا جذبات پر بند باندھتے ہوئے اس نے ہانی کو ایک موقع دے دیا تھا۔ وہ سوچ میں گم صوفے پر سو گیا تھا۔ کرن بھی مصروفیت میں شاید چائے دینا بھول گئ تھی۔

ہانی نے آنکھیں کھولیں تو چار بج رہے تھے وہ جلدی سے اٹھی سامنے حازم کو سوتے دیکھ کر حیران ہوئی اور وضو کی غرض سے واش روم میں چلی گئی۔ نماز لے کر کھڑی سوچ رہی تھی کے حازم کی آنکھ کھل گئی اس کے ہاتھ سے جاء نماز لے کر بچھاتا واش روم میں چلا گیا عصر کی نماز ادا کر کے وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔ حازم شاور لے آیا تو دروازہ ناک ہو رہا تھا

سوری بھائی اجالا بہت تنگ کر رہی تھی بہت مشکل سے سوئی ہے اور آپ نے چائے کسی اور کے ہاتھ کی پینی بھی نہیں تھی چلیں بہت جلد رائحہ بھابھی کے ہاتھ کی چائے کی عادت ہو جائے گی وہ مسکرائی۔ میرا تو بس خون پینے کی کسر ہے ورنہ گھورتے تو ڈریکولا کی طرح ہی ہیں اس سے ساتھ بیٹھے حازم کو سنایا۔ ویسے بھائی آپ کی تو بہت اچھی گزرنے والی ہے رائحہ بھابی اتنا کم بولتی ہیں۔ جی صحیح فرمایا خواتین ساری ہی بہت کم بولتی ہیں اس نے دونوں پر نظر ڈالی ہانی نے مسکراہٹ چھپانے کے لئے چائے کا کپ منہ سے لگایا۔ ابھی تک تو جب بھی ان دونوں کا سامنا ہوا تھا اس نے دو بدو جواب دیے تھے حازم کی باتیں اسے جواب دینے پر مجبور کرتی تھیں۔ کرن ہنستی ہوئی اسے پارلر والی کے آنے کا بتا رہی تھی کہ وہ چائے پی لے تو وہ بھیج دیتی ہے۔ آج کی اس کی گولڈن میکسی تھی اور ساتھ میچنگ جیولری۔ کرن چلی گئی تھی ہانی کمرے کا جائزہ لے رہی تھی اور وہ پر سوچ نظروں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

ایس پی حازم شاہ کا ولیمے کی تقریب تھی اور پورا شہر ہی اُمڈ آیا تھا وہ خود کریم کلر کے تھری پیس میں بہت ہیڈ سم لگ رہا تھا کرن حازم کو بلانے آئی تھی رائحہ کو لے کر آنا تھا۔ ٹریک پر اسے رائحہ کا ہاتھ تھام کر چلنا تھا دل تو بے ایمان تھا ہی اس کا ہاتھ ہاتھ میں آتے ہی شور

مچانے لگا تھا اس کے ہاتھ تھامنے پر ہانی نے تحفظ کے احساس کو پایا مگر کتنی دیر تک وہ ملول ہوئی اسے نے ہاتھ کو کھینچا مگر اس کی گرفت مضبوط تھی کیمرا مین اسے اشارے سے کچھ کہہ رہا تھا مگر شاید وہ ذہنی طور پر غیر حاضر تھی۔اس نے کمر پر حازم کے ہاتھ کی گرفت کو محسوس کیا اور پھر اس سے دور ہونا چاہا اس نے رد عمل کے طور پر اسے خود سے اور قریب کیا تھا اس کی سانسوں کی تپیش اپنے چہرے پر محسوس کر کے سر جھکایا تھا اس کا سر حازم کے سینے پر تھا کیمرہ مین ہر پوز کو قید کر رہا تھا اسے خود سے دور کرتے حازم نے اس کی آنکھوں کی نمی کو نظر انداز کیا شاید وہ اس کو اپنے ساتھ کا احساس دینا چاہتا تھا مگر وہ تو کچھ سمجھ نہیں سکتی اس کا احساس اسے اذیت میں مبتلا کر رہا تھا اسے لگ رہا تھا کہ یہ بھی اس کو ستانے کا کوئی طریقہ تھا۔پھر گروپ فوٹو شروع ہوئی تو اسے کچھ اطمینان تھا مگر حازم کا رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ولیمے کے بعد وہ احسن بھائی کے ساتھ گھر آگئی تھی حازم بھی ساتھ تھا گھر آکر بھی اس کا رویہ بہت حیران کن تھا اس کے لیے تو حازم کا ساتھ آنا ہی پریشانی کا باعث تھا کل جس طرح اس نے کمرے سے نکالا تھا اگر آج بھی وہی سب کیا تو وہ برداشت نہیں کرے گی سمجھتا کیا ہے خود کو اس نے دل میں عزم کیا۔رات دیر تک سب ٹی وی لاونج میں بیٹھے رہے تھے دادو نے ہی مشکل سے محفل برخاست کروائی حازم پہلے

ہی کمرے میں چلا گیا تھا جب وہ کمرے میں آئی تو بڑے مزے اس کے کمفرٹر میں بیٹھ کر موبائل استعمال کر رہا تھا۔وہ ڈریسنگ کے پاس کھڑے ہو کر جیولری اتارنے لگی۔ویسے دل تو کر رہا ہو گا مجھے کمرے سے نکال دو وہ موبائل میں مصروف بولا ہانی نے اسے شیشے سے اسے دیکھا مگر خاموش رہی ویسے نکال بھی سکتی ہو تمھارا کمرا ہے تمھاری مرضی۔اب وہ صوفے پر بیٹھ کر سینڈل کے سٹریپ کھول رہی تھی جھکنے سے بال اس کے سامنے آ گئے تھے وہ جو بظاہر فون میں مصروف تھا اس کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ہانی مسلسل اس کی نظروں کے ارتکاز سے تنگ آ گئی تھی آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے ایس پی تمھاری وجہ سے ہم اکٹھے ہیں میں نا تم ملنے سے منع کرتے نا یہ سب ہوتا اس لیے مجھے پولیس والوں کی طرح گھورنا بند کرو۔پولیس والے مجرموں کو ایسے ہی گھورتے ہیں اس نے سکون سے ہاتھ باندھتے ہو جواب دیا سنو ایس پی ایک تو میں مجرم نہیں ہوں اور اگر ہوں تو ثابت کرو ورنہ آئندہ میرے سے ان الفاظ میں بات مت کرنا ورنہ... ورنہ کیا اس نے سامنے آ کر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا میں تمھارا سر پھاڑ دوں گی اس نے پاس رکھا واز اٹھایا حازم نے اسی پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کمر کے ساتھ لگایا اس کا مطلب ہے کہ کافی مجرمانہ حرکات ہیں کوئی بات نہیں سدھار لوں گا۔میں تمھارے ساتھ رہوں گی تو

سدھار وگے اس نے خود کو دور کرنا چاہا۔ کیوں کیا اب میں ہیڈ سم اور ڈیشنگ نہیں لگ رہا وہ مڑ کر پھر سامنے آیا ہانی ہاتھ آگے کر کے کلائی کو دیکھنے لگی اس پر حازم کی گرفت کا نشان پڑ گیا تھا۔ جنگلی ہو تم اس نے کلائی کو سہلایا۔ ہاتھ تھامنے کو دل تو اس کا بھی کیا مگر وہ کوئی خوش فہمی پال کر خود کو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا اس لیے کمرے سے باہر کی طرف بڑھا۔ کہاں جا رہے ہو تم اس نے پیچھے سے آواز لگائی کیوں ساتھ چلنا ہے۔ ہانی نے منہ بنایا ۔ سو جاؤ میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں دل کیا اس سے پوچھے کہ اتنی رات کو کہاں جا رہا ہے مگر خاموش رہی۔ پھر انتظار کرتے کرتے ہی اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ صبح اٹھی تو حازم کمرے میں نہیں تھا اب پریشانی یہ تھی کہ سب اٹھتے ہی حازم کا پوچھیں گے اتنے میں حازم کمرے میں داخل ہوا۔ نانو سے مل کر آ رہا ہوں کہ دیا تھا کہ آپ کی نواسی نے کمرے سے نکال دیا تھا اس نے سنجیدگی سے کہا ہانی کی شکل دیکھ کر اسے ہنسی آ رہی تھی جھک کر شوز اتارنے لگا پھر اٹھ کر واش روم چلا گیا۔ میں بھی بتا دوں گی جو اس نے میرے ساتھ کیا تھا اس نے خود کو تسلی دی۔ وہ بیڈ سے اتر کر ڈریسنگ کے سامنے آئی تو ڈور ناک ہوا نانو آئیں تھیں حازم بھی ٹاول سے سر خشک کرتا ہوا باہر آیا نانو وہ میں یہ ابھی واپس آئے ہیں اس نے صفائی دینی چاہی ہاں تو یہی تو پوچھ رہی تھی کہ نانو میں نے کیا کیا ہے وہ روہانسی ہوئی

حازم بامشکل ہنسی روک رہا تھا۔ کیا ہوا ہے ہانی انہوں نے ساتھ لگایا حازم اور آپ ناشتے کے لیے آجاؤ وہ دیکھو واک بھی کر آیا اور ریڈی بھی ہو گیا آپ ابھی تک سو رہی تھیں تیار ہو کر ناشتے کے لیے آپ جاؤ انہوں نے حازم کو دیکھتے ہوئے کہا جو سکائی بلو کرتا شلوار میں تیار تھا۔ ہانی نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا اس کے دیکھنے پر آنکھ ونک کی۔ ہانی نے نظریں پھیریں اور تیار ہونے لگی حازم پھر موبائل میں مصروف ہو چکا تھا۔

زندگی روٹین میں واپس آگئی تھی حازم پتا نہیں کن مصروفیات میں گھرا تھا ماما، بابا نے بہت کہا کے چھٹی لے کر ہنی مون پر چلا جائے مگر اس نے ولیمے سے اگلے دن ہی ڈیوٹی سمبھال لی تھی اور زیادہ تر ہانی کے سونے کے بعد گھر آتا تھا اور کبھی جلدی آ بھی جاتا تو موبائل پر مصروف رہتا دادو الگ خفا تھیں کرن روز فون پر جھگڑا کرتی کے اس کے پاس آجائیں۔ ماما بابا کے جانے کے بعد تو گھر سونا ہو گیا۔ وہ اور ہاریہ شاہ سارا دن ساتھ ہوتے۔ ایسے میں بی ایس کا رزلٹ آگیا اسے یونیورسٹی جانا تھا دادو جانے نہیں دے رہی تھیں کہ حازم کے ساتھ جائے آج بھی وہ بہت عجلت میں تھا اسے ناشتہ بھی صحیح سے کرنے دیا اب وہ اس کے ساتھ سرکاری گاڑی میں موجود تھی۔ جب ساتھ رہنا ہی نہیں ہے تو یہ سب کیوں میں پہلے بھی خود جاتی تھی اب بھی جا سکتی تھی وہ جو سینڈل اس کے جلدی مچانے پر ساتھ ہی

لے آئی تھی پہنتے ہوئے اس سے الجھی۔میں نے ابھی ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔مگر میں فیصلہ کر چکی ہوں مجھے تمھارے ساتھ نہیں رہنا۔شادی تم نے اپنی مرضی سے کی تھی سب جانتے ہوئے میں تو بے خبری میں مارا گیا الگ ہونے کا فیصلہ میرا ہو گا اس لئے اپنا دماغ چلانا چھوڑ دو۔یونیورسٹی گیٹ پر اتارتے ہوئے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر خدا حافظ کہا اور اکیلے واپس جانے سے منع کیا۔جب فری ہو جاؤ تو کال کر دینا میں لے لوں گا۔اس نے خاموشی سے اسے دیکھا اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔

اسے یونیورسٹی میں دو گھنٹے لگ گئے تھے۔فارغ ہو کر وہ سوچ رہی تھی کے حازم کو کال کرے یا پھر رائڈ لے کر خود چلی جائے اتنے میں اسے کال آنے لگی نمبر سیو نہیں تھا کال مسلسل آرہی تھی اس نے رسیو کر لی۔ہائے جان من کیسی ہو میں تو ترس گیا تھا تمھیں دیکھنے کے لیے۔کون اس نے سوال کیا۔ہاں جی آپ مجھے کیسے جان سکتی ہیں آپ نے تو ہوش و حواس میں دیکھا ہی نہیں مجھے مگر میں تو آپ کا دیوانہ ہوں۔کتنی مشکل سے ہاتھ لگی تھیں اس ایس پی (گالی) نے درمیان میں آکر سب برباد کر دیا۔کیا حسین و جمیل لگ رہی تھیں ابھی تو صرف ڈوپٹے کے بغیر اگر.... اس کی واہیات گفتگو نے ہانی کو یہ تو سمجھا دیا تھا کے وہ کون تھا وہ پریشان ہو کر گھٹنوں پر سر رکھ کر رونے لگی۔دوبارہ کال آرہی تھی

اس نے خوف سے دیکھا نہیں کے کس کی ہے۔کال مسلسل آرہی تھی اس نے سر اوپر کر کے سکرین پر نظر ڈالی حازم تھے اس نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کال اٹینڈ کی اور با مشکل سلام کیا۔کب سے کال کررہا ہوں اٹینڈ کیوں نہیں کررہی تھیں باہر آجاؤ۔ہانی چہرے کو صاف کرتی باہر کی طرف بڑھی۔

حازم کام میں مصروف تھا اس کے موبائل پر سپارکنگ ہوئی اس نے الرٹ ہوتے ہوئے کال اٹینڈ کی دوسری طرف سے بولنے والے نے جو واہیات گفتگو کی اس سے اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے فون سے باہر جا کر اس پکڑ لے غصہ تو اسے ہانی پر بھی آرہا تھا جو اسے کوئی جواب نہیں دے رہی تھی اس نے کچھ دیر خود کو کام ڈاؤن کیا اور ہانی کو لینے کا سوچ کر اٹھ گیا یہ تو اس نے جان لیا تھا ہانی سچ کہہ رہی تھی کہ اس لڑکے کو وہ نہیں جانتی باقی کا سچ تو اس کی گرفتاری کے بعد ہی جاننا ممکن تھا ویسے والی رات وہ یہی کام کرتا رہا تھا اس نے ہانی کے موبائل اپنے موبائل سے لنک کیا جس سے کسی بھی نامعلوم نمبر سے آنے والی کال وہ سن سکتا تھا اس کے نیکلس میں لوکیشن ڈیوائس لگائی اپنی زندگی کو سہل کرنے کے لیے ضروری تھا کے ہانی کی سچائی سامنے آئے اگر وہ سب پر یقین کرکے اس کے ساتھ تعلقات استوار کر بھی لیتا تو وہ کبھی اس بات پر یقین نہیں کرتی کے وہ کن احساسات میں گھرا ہے۔

وہ کبھی یقین نہیں کرتی کہ ان کا رشتہ اس کے دل سے جڑ گیا ہے کیونکہ ان کی ہونے والی ہر ملاقات نے اس پر گہرے اثرات چھوڑے تھے ان اثرات کو مندمل ہونے کے لئے وقت چاہیے تھا۔ہانی کے ساتھ بیٹھنے پر اس نے گاڑی آگے بڑھائی اس نے ایک سرسری سی نظر ڈالی تھی مگر اس کا رویا چہرہ اس کو ایک بار پھر مشتعل کر گیا تھا۔کیا ہوا ہے رائحہ۔وہ جو خود کو کمپوز کر رہی تھی اس کے لہجے میں فکر محسوس کر کے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رو پڑی تھی کیا ہوا ہے بتاؤ پلیز اس نے گاڑی روکی اور رخ اس کی طرف موڑا اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹائے اور ٹشو سے اس کا فیس صاف کرتے ہاتھ سے چہرہ تھاما۔کچھ نہیں اس نے اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹائے اور رخ موڑا میں ٹھیک ہوں آپ گاڑی چلائیں r u sure اس نے یقین دہانی چاہی اس نے سر ہاں میں ہلایا اور گاڑی آگے بڑھائی۔گھر آکر بھی وہ کمرے میں چلی گئی تھی ہادیہ شاہ شاید کہیں گئی ہوئی تھیں وہ جو ہانی کو چھوڑ کر واپس جانے کا ارادہ رکھتا تھا گھر ہی رک گیا تھا وہ کمرے میں آتے ہی واش روم میں چلی گئی تھی دس منٹ انتظار کرنے کے بعد اس نے ناک کیا وہ جو واش بیسن کی ٹیپ چلا کر زور شور سے رو رہی تھی منہ دھو کر باہر آئی مسلسل رونے کی وجہ سے چہرہ ستا ہوا اور آنکھیں بھی سوجی ہوئی لگ رہی تھیں اس نے بغور اسے دیکھا وہ جو پاس سے گزر کر صوفے تک جانا چاہتی تھی

حازم کے ہاتھ تھامنے پر رک گئی۔کچھ مسئلہ ہے تو بتا سکتی ہو حل نا بھی کر پاؤں کا تمھارے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔بہت نوازش ایس پی صاحب مجھے عادت ہے اپنے بوجھ خود اٹھانے کیا اور میں اپنی عادات بگاڑنا نہیں چاہتی۔اچھا چلو نانو کے پاس چھوڑ آتا ہوں ان سے شیر کر لینا۔نانو کو اس عمر میں وہ پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی سوچ کر ہی اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے وہ جو اس کا معائنہ کر رہا تھا پھر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ کر گیا تھا جو کرنا نہیں چاہتا تھا اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے شاید اسے اپنے ساتھ کا احساس دینا چاہتا تھا وہ روکا نہیں تھا اس کی آنکھوں کو چومتے مان رہا تھا کے رائحہ شاہ اس کی زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری لڑکی ہے اور اسے ہر حال میں اسے اپنے سے جوڑنا ہے مگر اس نے دھکا دے کر اسے خود سے دور کیا میں اس حد تک بھی پریشان نہیں ہوں کے تم جو مرضی کرتے رہو مگر وہ کسی حد تک اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا پریشانی کی جگہ شرم سے چہرہ گلال تھا اس سے نظریں چرا رہی تھی۔وہ پھر سے قریب ہوا اتنی پریشانی کب ہو گی جس میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ کبھی نہیں اس نے رخ پھیرا۔اچھا دادو تھوڑی دیر تک آ جائیں گی مجھے واپس جانا ہے۔وہ کمرے سے نکلتے ہوئے بہت سنجیدہ تھا ہانی کی حالت سے اسے اندازہ ہو رہا تھا وہ کس حد تک پریشان ہے۔اسے جلد از جلد اس امیر زادے کو بازیاب

کرواناتھا۔ہانی اس کے جانے کے بعد لیٹ گئی تھی مگراب وہ حازم کو سوچ رہی تھی جس کا
رویہ حیران کن تھاسوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی تھی مغرب سے کچھ دیر پہلے اس کی
آنکھ کھلی تھی وقت دیکھاتووہ کافی دیر تک سوتی رہی تھی بستر سے نکلتی وہ بال لپیٹی باہر
لاونج میں آگئی تھی حازم یونیفارم میں دادو کے پاس بیٹھا چائے پی رہاتھاوہ چینج کرنے کمرے
میں گیاتھاہانی کی نیند خراب ہونے کاسوچ کرواپس آگیاتب سے دادواس چھیڑرہی تھیں وہ
بھی ڈھیٹ بن کرانہیں جواب دے رہاتھاجب ہی ہانی لاونج میں آئی اوردادو کے پاس بیٹھ
گئی حازم کوتواس نے ایسے اگنور کردیاجیسے سامنے موجود ہی نہیں ہے۔طبیعت ٹھیک ہے
بیٹاجی دادو کافی دن بعد کہیں گئی تھیں توتھک گئی۔ہاں تو فرمائش کیاکروناا پنے میاں سے
مگر تمھاراتوخود کہیں جانے کودل نہیں کرتاموسم چینج ہورہاہے شاپنگ کرلینی تھی۔وہ تو
کبھی کہے گانہیں مگرمجھے یقین ہے کہ آپ کہیں گی تولے جانے گا۔کل چلی جاناساتھ ہی
انہوں نے مشورہ دیا۔میرے پاس بہت سارے کپڑے ہیں دادووہ سر جھکائے ہوئے بولی
۔لوجی انہوں نے سرپکڑا۔ہاں توکیااگرمیری بیوی نہیں میرے پیسے خرچ کرواناچاہتی تو
آپ کیوں اسے الٹی پٹیاں پڑھارہی ہیں وہ چائے ختم کرتاہوابولا۔اچھاآج جلدی آگئے ہوتو
کہیں باہرلے جاؤ۔اپنی بہوسے پوچھ لیں وہ ڈائیٹنگ پر ہے اس نے ہانی کے نازک وجودپر

چوٹ کی اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جاؤ بیٹا تیار ہو جاؤ دادو میرا دل نہیں کر رہا ہے۔ رائحہ سب ٹھیک ہو رہا ہے نا تو کیوں خود کو مشکل میں ڈالتی ہو انہوں نے ہاتھ تھامے۔ وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی حازم ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہیر برش کر رہا تھا۔ پھر ہم کہاں چل رہے ہیں مسز اس نے چھیڑا اور اس کی طرف مڑا ہانی تھوڑے فاصلے پر ہوئی دوپہر جو وہ کر گیا تھا بہتر تھا اس سے دور رہا جائے اس کے گریز کو سمجھتے حازم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ ہانی کے نمبر پر کال آ رہی تھی صبح والا نمبر دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ بدلا اس نے کال کاٹی۔ حازم کیوں کے پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا نا محسوس طریقے سے اپنا موبائل چیک کرنے لگا اسی نمبر سے کام تھی اس نے پر سوچ نظروں سے ہانی کو دیکھا تیار ہو جاؤ باہر چلتے ہیں وہ بھی شاید خود سے بھاگنا چاہتی تھی ہاں میں سر ہلا کر تیار ہونے لگی آپ مجھے نانو کے گھر چھوڑ دیں۔ حازم جو کاؤچ پر آنکھیں بند کیے لیٹا تھا اسے دیکھنے لگا۔ دماغ اور دل میں جنگ چھڑ گئی تھی کے مت جانے دے وہ کسی مشکل میں آ جائے گی دماغ کہہ رہا تھا اس کی آزادی کے لیے اسے مشکل میں ڈالنا ضروری ہے۔ وہ دادو کو بتا کر ثمرہ شاہ کی طرف آ گئے تھے حازم کافی دیر وہاں رکا تھا اس اوقات میں مسلسل کال آتی رہی تھی ہانی نے شاید سائیلینٹ کر دیا تھا آج ہی تو اس نے موبائل

سے کال ٹریسر اٹیچ کیا تھا ہانی کال اٹینڈ کرتی تو اسے کال کرنے والے کی لوکیشن پتا چلتی۔ وہ گھر آ گیا تھا کال کے بعد اب تو واہیات قسم کے میسج بھی آ رہے تھے وہ مسلسل ملنے کی تکرار کر رہا تھا۔ صبح رائحہ سو رہی تھی جب حازم کی کال آئی کیا بات ہے مسز میرے بغیر اتنی گہری نیند میں تو تمھارے بغیر ایک منٹ نہیں سویا ہوں۔ کیا ہے ایس پی کیوں مجھے صبح صبح تنگ کر رہے ہو۔ کاش یہ تم میرے سامنے کہتیں پھر میں بتاتا تنگ کرنا ہوتا کیا ہے۔ اگر تمھاری فضول گفتگو ختم ہو گئی ہے تو کال بند کر دوں۔ نہیں میں نے دراصل بہت اہم بات کرنے کے لیے کال کی ہے تم تیار رہنا ہمیں دس بجے کہیں جانا ہے میں آ جاؤں گا لینے اس نے کہتے ہی کال بند کر دی تھی ابھی اٹھ بجے تھے تھوڑی دیر بعد اٹھنے کا سوچ کر وہ ایسا سوئی کے کسی کے لمس کو ماتھے پر محسوس کیا پھر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا جا رہا تھا اس نے آنکھیں کھولی تو حازم سرہانے بیٹھا بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا وہ ہڑبڑا کے اٹھی دوپٹہ ٹھیک کرتی اس سے دور ہوئی تم کب سے یہاں ہو اس نے گھورا۔ بہت دیر سے اب پوچھو تمہارے سونے کا کتنا فائدہ اٹھایا۔ مطلب کیا ہے تمھارا وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔ مطلب یہ کے دوبارہ کر کے دکھاؤں۔ کیا؟ جانے دو مسز جاگتے ہوئے تم کرنے نہیں دو گی کس یہاں اس نے بالوں پر ہاتھ رکھا، یہاں اس نے ماتھے پر ہاتھ رکھا، یہاں اس نے ناک پر

ہاتھ رکھا، یہاں اس نے گال پر ہاتھ رکھا اس سے زیادہ کی ہانی میں برداشت نہیں تھی وہ پاؤں پٹختی واک آوٹ کر گئی حازم نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔ کچھ دیر بعد وہ یونیورسٹی کے سامنے تھے ہانی کو کچھ کام ہے کہ کر وہ آدھے گھنٹے سے غائب تھا گاڑی بھی پتا نہیں کس کی تھی حازم نے خطرہ مول لے لیا تھا اب وہ انتظار میں تھا کے وہ امیر زادہ کوئی حرکت کرے جو ایک کریمنل گینگ کا سربراہ تھا (ہانی کی دوست کو بھی اس نے غائب کروایا تھا خوبصورتی کا دیوانہ ہانی کو یونیورسٹی میں دیکھ کر حاصل کرنا چاہتا اور اسے موقع مل گیا جب اس کی طبیعت خراب ہونے پر اس کی دوست اسے ڈاکٹر کے لے جا رہی تھی اس نے راستے میں دونوں کو روکا اور بے ہوش کر کے ساتھ لے گیا) اور اس کا انداز ٹھیک تھا تھوڑی دیر میں وہ اسے پارکنگ میں نظر آیا حلیہ بدلا ہوا تھا مگر ایس پی حازم شاہ کی زیرک نظروں نے اسے پہچان لیا تھا ہانی مسلسل اسے کال کر رہی تھی آخری چیز جو ہانی نے محسوس کی تھی وہ کوئی گاڑی کا گلاس ناک کر رہا تھا پھر اس کی آنکھ اسی کمرے میں کھلی تھی جس میں حازم اسے پہلے لایا تھا مگر فرق یہ تھا اب وہ ہاتھ تھامے اس کے قریب بیٹھا تھا اس کے حواس بحال ہوتے ہی سب یاد آیا اس نے حازم کا کالر پکڑا کیا چاہتے ہو تم اس کے پاس خود لے کر گئے تھے نا پھر کر آتے اس کے حوالے وہ چیخ رہی تھی رو رہی تھی حازم نے

اسے بازوں سے تھاما اس نے بازوں جھٹکے اس سے دور ہوئی حازم نے پھر سے قریب کر کے ساتھ لگایا اب وہ سینے پر سر رکھ کر رو رہی تھی حازم کچھ کہہ رہا تھا مگر وہ پھر سے بے ہوش ہو گئی تھی۔حازم ڈاکٹر کو کال کرتا پریشان تھا وہ ڈاکٹر کو گھر کا ایڈریس سمجھاتا ہانی کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر بیلٹ لگا کر گھر کی طرف دوڑا۔ہادیہ شاہ لاونچ میں بیٹھی تھیں ہانی کو دیکھ کر پریشان ہوتی اس کے پیچھے کمرے کی طرف بڑھیں۔کیا ہوا ہے حازم اس نے مختصر ساری بات بتائی انہوں نے افسوس سے اسے دیکھا تمہیں بتانا چاہیے تھا رائحہ کو اسے اعتماد میں لیتے آپ کو لگتا ہے وہ مان لیتی اس نے سوال کیا اور پھر میں ساتھ تو تھا اس کے ہر وقت ۔بدگمان تو اب بھی ہو گئی تھی اس نے سوچا ڈاکٹر چیک کر کے چلا گیا تھا۔تھوڑی دیر بعد اسے ہوش آیا تو حازم سامنے کاوچ پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر پاس آکر بیٹھ گیا اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروایا بہت بولتی ہو مگر ابھی مجھے سنو میں کوئی تمہیں اس کے حوالے کرنے نہیں گیا تھا اور اکیلا بھی نہیں چھوڑا تھا اس کو بل سے باہر لانے کے لیے یہ سب ضروری تھا اگر تم سے کہتا تو تم نے ماننا نہیں تھا اس لیے یہ سب کرنا پڑا۔تمھارے جگہ کوئی بھی ہوتی میں صرف اپنے حاصل کردا ثبوت پر ہی really کرتا ہوں۔تمہیں چھوڑتے سے پہلے میں نے ساری

تحقیق کرواکر ہی چھوڑا تھا۔اس نے منہ پر سے ہاتھ ہٹایا۔اب تو سب کلیر ہو گیا ہے تو چھوڑ دو مجھے۔حازم نے ہاتھ تھامے تم میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتیں جب کے میری زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی ہو جو میرے خیالات کو منتشر کرتی ہو جس کی تکلیف مجھے درد کا احساس دیلاتی ہے مگر فیصلہ تمھارا ہے ساتھ رہنے کا ہو یا پھر دور جانے کا اس نے آہستہ سے ہاتھ کھینچا اور دور ہوئی مجھے وقت چاہیے ایس پی حازم حسن میرے لیے تم نے جو کیا اس کا بہت شکریہ تمھارے ساتھ ہوتے ہوئے بھی میں نے ساتھ رہنے کو تا عمر نہیں چاہا۔

شادی کی پہلی ٹھٹھرتی رات اور تمھارا سرد لہجہ ابھی کل کی تو بات ہے تمھاری آنکھوں کی ناپسندیدگی اپنے اندر اترتی دیکھی ہے میں نے اور میرے وجود کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا وہ تو سارے حساب بے باک کر رہی تھی۔وہ بے چینی سے قریب ہوا اس نے ہاتھ بڑھا کر روکا مجھے نانو کے گھر چھوڑ آؤ پھر وہ چلی گئی ثمرہ شاہ اور ہادیہ شاہ نے بہت سمجھایا مگر اب وہ اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرنا چاہتی تھی ایسے میں اس نے مختلف یونیورسٹیز میں اپلائی کیا اس کی کنفرمیشن آگئی تھی حازم نے بہت کوشش کی مگر نا تو وہ کال اٹینڈ کرتی نا ملنے کے لیے تیار ہوتی ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی فلائٹ کنفرم ہونے کا نانو نے بتایا تھا وہ غصے میں ادھر ادھر کے چکر لگا رہا تھا دادا اب جو میں کروں گا آپ اور آپ کی دوست

بالکل خفا نہیں ہوں گی آپ کی بہو کو پیار کی زبان سمجھ نہیں آرہی۔جو کرنا ہے کرو میں کیا کر سکتی ہوں جب غلطی بھی تمھاری ہے۔ٹھیک ہے غلطی میری ہے سدھار لیتا ہوں۔

وہ ایئرپورٹ پر اترنے لگی تھی جب سرکاری گاڑی سامنے رکی اس میں سیول ڈریس میں سے حازم شاہ اس کے سامنے تھا کیوں آئے ہو اس نے منہ پھیرا۔مسز رائحہ شاہ اپنی بیوی سے ملنے کوئی شریف انسان کیوں آتا ہے۔اور تم میرے ساتھ چل رہی ہو یا اٹھا کر لے جاؤں۔دیکھو۔دیکھوں گا تو تم ناراض ہو جاؤ گی وہ ان سنی کرتی اندر کی طرف بڑھی اگلے ہی لمحے وہ اسے اٹھا کر اگلی سیٹ پر بیٹھا چکا تھا لاک کر کے سامان شیفٹ کرنے تک وہ مسلسل مزاحمت کرتی رہی تھی اس کے سیٹ پر بیٹھے ہی اس کی طرف مڑی نہیں جانا میں نے تمھارے ساتھ اس کے بال دونوں ہاتھوں میں لیے۔اس نے ہاتھوں کو تھاما یار بہت جنگلی ہو تم تو اس نے ہاتھوں کی پشت پر لب رکھے۔اس نے فوراً ہاتھ کھینچے اور تم ٹھرکی ہو پورے اس نے قہقہہ لگایا کوئی بات نہیں تمہیں بھی اپنے جیسا بنا دوں گا۔گاڑی گھر کے سامنے رکتے ہی وہ اتر کر اندر بڑھ گئی اس سے کوئی امید نہیں تھی کے پھر سے اٹھا کر لے جاتا اندر آکر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی حازم ہادیہ شاہ کو بتاتا کمرے میں آیا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا ۔کیوں مجھے اپنی قید میں رکھنا چاہتے ہو وہ بے بسی سے بولی۔تم مجھے غلط سمجھی ہو میں تمہیں

اپنی قید میں نہیں بلکہ اپنے حصار میں رکھنا چاہتا ہوں۔پتا ہے رائحہ شاہ میں نے تمہیں بہت مس کیا تمھارے دور جانے کا سن کر میں پاگل ہو رہا تھا تمھیں میرا خیال نہیں آیا بہت ظالم ہو مسز وہ اس کے ہاتھ تھام اس اپنے انگوٹھے سے پشت سہلا رہا تھا۔اس کی نظریں اسے اپنے حصار میں باندھ رہی تھیں اتنے دن کی الجھن سے وہ نکل آئی تھی کے اپنی مرضی کر کے خوش اور مطمئن کیوں نہیں تھی آج حازم کے ہاتھوں میں ہاتھ اسے طمانیت کا حساس دلا رہے تھے اپنی سوچوں میں گم وہ اس پر نظریں ٹکائے ہوئے تھی حازم نے چٹکی بجا کر حواس بحال کیے کیا بہت ہینڈ سم لگ رہا ہوں وہ مسکرایا۔وہ توڈے ون سے لگتے ہو ایس پی اس نے دل کو تھپکی دے کر اپنی راہیں ہموار کیئں اور جواب دیا۔یار ایس پی میں گھر میں نہیں ہوں وہ اپنے ہاتھوں کو سر کے نیچے رکھتا سیدھا ہوا۔تو پھر گھر میں کیا ہیں ایس پی اس نے چھیڑا۔گھر میں ابھی تو حازم ہی ہوں کچھ عرصے بعد سنان۔منان کے بابا کہ لینا اس کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے ہوئے بولا۔شرم کرو حازم شاہ وہ سینے پر تپنچ کرتے ہوئے بولی اور خود کو اس کے حصار میں دے دیا تھا کے اس نے بھی تو فرصت کے لمحوں اسے سوچا تھا۔اس نے زندگی کی امید کو تھام لیا اس شخص کو پایا تھا جس کی خواہش انجانے میں کرنے پر اسے رب نے عطا کر دیا تھا۔

OWC NHN OWC NHN
NHN
NovelHiNovel.Com
OWC
OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور" آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959